عیسیٰ پرستی معدوم ہو جائے) حاصل ہو گئیں؟ اس کا جواب دینے کیلئے کسی گہری نظر اور غور و فکر کی ضرورت نہیں۔ فاضل مصنف (ملک محمد حسین احمدی) نے خود ہی مسلمانوں کا جو نقشہ دکھایا ہے وہ بتا رہا ہے کہ مہدی قادیان شیر نیستان نہ تھے بلکہ شیر قالین تھے۔ وعدے کئے مگر پورے نہ کئے اسلئے یہ کہنا بالکل سچ ہے سے

رسول قادیانی کی رسالت
بطالت ہے جہالت ہے بطالت

نوٹ ہم سمجھتے ہیں کہ رسالہ مذکور کا جواب اتنا ہی کافی ہے۔ تاہم ضرورت ہوئی تو آیندہ بھی کچھ لکھا جائیگا۔

دلائل مرزا

(۴)

(بقلم منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

"اس سلسلہ میں راقم سلسلہ نے مرزا صاحب کے دلائل کا جائزہ لیا ہے۔ گذشتہ نمبر میں مرزا صاحب کی اس دلیل پر بحث ہوئی ہے کہ قرآن شریف میں کما ارسلنا سے مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں مشابہت اور مماثلت معلوم ہوئی ہے۔ اس دعوے کے ثبوت میں مرزا صاحب کی پیش کردہ دلائل میں سے پانچ دلیلوں پر بحث ہو چکی ہے۔ چھٹی آج مرقوم ہے۔" (مدیر)

دلیل نمبر ۶ وجوہات مماثلت میں مرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ مثیل موسیٰ (یعنی آنحضرت صلعم) کا مسیح اپنی سوانح حیات میں اور دوسرے تمام نتائج میں جو قوم پر ان کی اطاعت یا ان کی سرکشی کی حالت میں مؤثر ہونگے اس مسیح سے بالکل مشابہ ہوگا جو موسیٰ کو دیا گیا۔" (ص ۱ ازالہ طبع ۳)

معلوم ہوا کہ مسیح موعود محمدی ان تمام نتائج میں جو آمد مسیح علیہ السلام سے بر آمد ہوئے

اور ان کی قوم پر اثر انداز ہوئے مسیح سے بالکل مشابہ ہوگا۔ بہت خوب۔ اب ہم تحریرات مرزا سے حضرت مسیح کی آمد کے نتائج بتلا کر مرزا صاحب کی مسیح سے مماثلت کو جانچتے ہیں۔

شق اول قوم کی سرکشی و اطاعت و اصلاح خلق وغیرہ اقوال مرزا ہیں کہ

(الف) "مسیح کے ارادتمندوں اور دن رات کے دوستوں اور رفیقوں نے بھی لغزش دکھائی۔ ایک نے تیس روپے لیکر اس کو پکڑ وا دیا۔ اور ایک نے اس کے سامنے اس کی طرف اشارہ کر کے اس پر لعنت کی۔ اور باقی حواری × × × بھاگ گئے۔ اور مسیح کی نسبت کئی طرح کے شک انہوں نے پیدا کر لئے۔" (ص ۲۵/۲۶ حاشیہ فتح الاسلام)

(ب) "سچے نبی کی سچائی پر یہ بھاری دلیل ہوتی ہے وہ کامل اصلاح کا ایک بھاری نمونہ دکھلاوے۔ پس جب ہم اس نمونہ کو حضرت مسیح کی زندگی میں غور کرتے ہیں اور دیکھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے کونسی اصلاح کی۔ اور کتنے لاکھ یا ہزار آدمی نے ان کے ہاتھ پر توبہ کی تو یہ خانہ بھی خالی پڑا ہوا ہے۔ ہاں باداں[۱] حواری ہیں۔ مگر جب ان کا اعمال نامہ دیکھتے ہیں تو دل کانپ اٹھتا ہے۔ افسوس کہ یہ لوگ کیسے تھے کہ اس قدر اخلاص کا دعوے کر کے پھر ایسی ناپاکی دکھلادیں جس کی نظیر دنیا میں نہیں الخ (ص ۳۱ نور القرآن ۱)

اقوال منقولہ بالا سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح نے صرف بارہ اشخاص کی اصلاح کی وہ بھی ناپاک و بدعمل و بدکردار نکلے بخلاف ان کے اپنے مریدوں کی تعداد مرزا صاحب کے چار لاکھ بتائی ہے (پیغام صلح ص ۲۶) اور اپنے مریدوں کو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکباز، خوش کردار، نیک اعمال، وفادار، اطاعت شعار صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین میں شامل کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو خطبہ الہامیہ ص ...)

[۱] ایسا ہی مرقوم ہے ۱۲

افسوس مرزا صاحب کے مرید ان باصفا میں کوئی بھی جوانمرد نہ نکلا کہ مرزا صاحب کے ساتھ وہی سلوک کرتا جو بقول مرزا حضرت مسیح کے ساتھ ان کے حواریوں نے کیا۔ تاکہ آج مرزا صاحب پر یہ اعتراض تو نہ ہوتا کہ تم "مثیل مسیح" نہیں ہو۔

شق ثانی آمد مسیح کے نتائج مرزا صاحب خوف خدا سے نڈر ہو کر نہایت بے انصافی، افترا پردازی کرتے ہوئے راقم ہیں:۔

"ایک دفعہ حضرت مسیح زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آ کر وہ کیا بنائیںگے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہشمند ہیں۔" (اخبار بدر ۹۔ مئی ۱۹۰۷ء)

اُف کسقدر مکروہ و خبیث الزام ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد سے کئی کروڑ مشرک بنے۔ توبہ توبہ توبہ۔ تف اے چرخ گردوں تف!

بخلاف اس کے اپنی "چادر" یوں بتائی۔

"میں توحید کو دنیا میں قائم کرنے انسانوں کو سنگ پرستی و رجال پرستی سے ہٹانے بلکہ تمام افعال شرکیہ کو صفحۂ ارض سے معدوم کرنے آیا ہوں۔"
(مفہوم) (ریویو ۱۹۰۲ء صفحہ ۳۴)

حاصل تحریرات بالا کا یہ ہے کہ مرزا صاحب باقوال خود مثیل مسیح نہ تھے۔ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ

"قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بیحیا سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت و تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں الخ (حاشیہ صفحہ استفتاء مؤلفہ مرزا صاحب)

احمدی بھائیو! خدا کیلئے مرزا صاحب کی تحریروں پر غور کرو، مکرر سہ کرر غور کرو۔ اگر ان کے ساتھ قانون قدرت کا وہی برتاو ہے جو مذکور ہوا تو ان سے کنارہ کرو ؎ ہمارا کام کہدینا ہے یارو ٭ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

مرزا صاحب کے مثیل مسیح نہ ہونے پر

ساتویں دلیل ان کا قول ذیل ہے:۔

"عیسےٰ بن مریم کو آدم سے صرف ایک مناسبت تھی کہ بغیر باپ کے پیدا ہوا۔ اور وہ مناسبت بھی ناقص تھی کیونکہ ماں موجود تھی۔ مگر میں روحانی طور پر بغیر باپ اور ماں دونوں کے ہوں (جل جلالہٗ) کیونکہ نہ کوئی مرشد رکھتا ہوں جو بجائے باپ کے ہو اور نہ خاندان نبوت جو بجائے ماں کے ہو اور میں آدم کی طرح توأم (جوڑا پیدا ہوا) ہوں اور حضرت عیسے توأم نہیں تھا۔ اور آدم کی طرح خونریزی کی تہمت میرے پر لگائی گئی اور حضرت عیسےٰ پر یہ تہمت نہیں لگائی گئی۔ اور آدم کی طرح میں جمالی اور جلالی دونوں رنگ رکھتا ہوں مگر حضرت عیسےٰ جمالی رنگ تھا میں آدم کی طرح مظہر اتم ہوں حضرت عیسےٰ نہیں تھا۔" (ملخص صفحہ ۱۳۶-۱۳۷ نزول المسیح)

ناظرین کرام! لیجئے اس جگہ خود مرزا صاحب نے صاف اقرار کر لیا ہے کہ وہ حضرت مسیح سے مشابہت تامہ، مماثلت کلی نہ رکھتے تھے۔ فھذا امرادنا فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

حضرت مسیح کی کامیابی اور مرزا صاحب کی نامرادی جی چاہتا ہے کہ اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ایک آخری ضرب دعوئے مسیحیت مرزا پر ایسی لگائی جائے جس سے قادیانی قلعہ بھرپور چکنا چور ہو جائے۔ ناظرین بغور سنیں۔ مرزا صاحب مانتے ہیں کہ "حضرت عیسےٰ علیہ السلام خدا کا صادق نبی تھا۔" (صفحہ ۲ چشمۂ مسیحی) اور انہیں یہ بھی اقرار ہے کہ "سچے نبی اپنے کام کی تکمیل کر کے فوت ہوتے ہیں۔" (صفحہ ۸ اربعین نمبر ۴) نتیجہ صاف ہے کہ حضرت مسیح بقول مرزا کامیاب ہو کر فوت ہوئے۔ اس کے خلاف مرزا صاحب کی ناکامی و نامرادی اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنی آمد کا مقصد بلکہ علت غائی یہ قرار دی تھی کہ میں مسلمانوں کو صحیح معنوں میں مسلم بنا دوں۔ اور عیسائیوں کی صلیب کو توڑ دوں اور الوہیت مسیح